

# 1 عمومی جائزہ

## 1.1 اقتصادی جائزہ

روال مالی سال کا نصف عرصہ گذرنے پر استحکام کی کوششوں میں نمایاں کامیابیاں ہوئی ہیں (جدول 1.1)۔ جاری کھاتے کا خارہ خاماً سکٹر گیا ہے، زیر مبادلے کے ذخیرہ نمایاں طور پر بڑھے ہیں، بجٹ کا بنیادی خسارہ فاضل ہو گیا ہے اور قوزی مہنگائی حال ہی میں کم ہوئی ہے۔ مزید یہ کہ برآمدی اشیاسازی میں مزید زور پیدا ہوا ہے اور تعمیراتی سرگرمیوں میں کچھ تیزی کے آثار حال میں نمودار ہوئے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معیشت بذرجنجی میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ نیز، آئی ایف کے جاری پروگرام کے تحت کارکردگی مضبوط ہے اور عالمی رینگ ایجننسیوں نے پاکستان کے بارے میں ایک مستحکم نقطہ نظر قائم رکھا ہوا ہے۔

جدول 1.1: معماً اقتصادی

	میلی شہماں	میلی شہماں	میلی شہماں
	م ۱۹ء	م ۱۹ء	م ۲۰ء
شرح نمو (فیصد)			
-2.8	-1.7	-3.3	برے پیٹائے کی اشیاسازی (ان)
11.1	6.0	6.8	تو ی صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط سال بیان) (ان)
3.2	9.5	11.6	تجنی قرضہ
5.2	3.6	11.3	رسدی رہ
3.1	1.9	-1.1	برآمدات ان
-17.0	-2.6	-9.9	درآمدات ان
2,094.1	1,794.8	3,828.5	انفلی ایکس حاصل (اب روپے) <sup>۵</sup>
3.4	-12.5	-24.1	شرح مبادلہ (+ اضافہ/- کمی فیصد) <sup>۶</sup>
میلین امریکی ڈالر			
11,336.1	7,203.7	7,280.4	انٹیٹ بینک کے زر مبادلے کے سیال ذخیرہ (خدمت) <sup>۷</sup>
11,394.9	11,030.0	21,838.6	کارکنوں کی ترسیلات زر
1,341	796.8	1,668.0	پاکستان میں یورپی برادری است سرمایہ کاری
-2,099.0	-8,614.0	-13,830.0	جاری کھاتے کا توازن
-2.3	-2.7	-8.9	مالیاتی توزان (یونیٹ کافیصد) <sup>۸</sup>

<sup>۲</sup> شہماں کے لیے اوسط صارف اشاریہ قیمت میں سال بیان اوسط نمو (ان) میں 2015-16ء۔

اعداد و شمار کے مأخذ: <sup>۳</sup> پاکستان دفتر شماریات، <sup>۴</sup> انٹیٹ بینک، <sup>۵</sup> پیڈر ایکس بروڈکارپیونچ اور وزارت خزانہ

یہ کامیابیاں بنیادی طور پر پچھلے ایک سال کے دوران استحکام سے متعلق اور ضوابطی اقدامات کے مجموعی اثر کی عکاسی کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر مالی سال 20ء کی پہلی شہماں میں جاری کھاتے کے خسارے کا چھ سال کی پست ترین سطح پر چلا جانا طبی انتظام کے اقدامات، مارکیٹ پر منی شرح مبادلے کے نظام کو اختیار کیے جانے اور غیر لازمی درآمدات کو کم کرنے اور باضابطہ چینیز سے کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافے کی ضوابطی کو کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح مالیاتی صورت حال میں بہتری محاصل کے بہاؤ کو بڑھانے کے لیے ٹکس اور ننان ٹکس اقدامات کے اثر اور حکومت کی جانب سے مالیاتی توزان (یونیٹ کافیصد) <sup>۹</sup>۔

آخر اجات پر نمایاں قابو کی عکاسی کرتی ہے۔ استحکام کے اس عمل میں ملکی پیداوار اور خروج تجارت کی سرگرمیوں پر منفی اثر پڑتا۔

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

اگرچہ معاشر سرگرمی میں بھالی کے آثار دھائی دینے لگے ہیں، تاہم اس حکام کے حوالے سے حاصل شدہ فوائد کو مستحکم کرنا ضروری ہے۔ خصوصاً، کچھ شعبوں میں پیش رفت ابھی کمزور ہے اور معیشت کو پاسیدار نموکی را ہرگام زمان کرنے کے لیے مزید کام کرنا ہو گا۔

توازن ادا یگی کے حوالے سے ہونے والی پیش رفت اس پہلو کو اجاگر کرتی ہے۔ خاص طور پر جاری کھاتے کے خسارے میں کمی درآمدی بل میں کمی کی بنا پر ہوئی ہے جبکہ برآمدی وصولیاں ابھی تک اس بہتری میں نمایاں کردار ادا نہیں کر سکتیں۔ اس کا براہ اسباب اجتناس کی عالمی قیمتیں کی پتی ہے جس نے مسابقتی شرح مبارلہ سے حاصل ہونے والے برآمدی جنم کے فوائد کو جزوی طور پر زائل کر دیا۔ مزید برآں، اشیا سازی کی پست نیاد اور پاکستان کی برآمدات کے مارکیٹ میں محدود نفوذ نے بھی اپنا کردار ادا کیا۔ دو میں بیرونی برادر است سرمایہ کاری کی آمد بھی حوصلہ افزانہ تھی کیونکہ ٹیلی مواصلات کے شعبے کے سوا اس مد میں آنے والی قوم کی سطح پچھلے برس جتنی ہی تھی۔ اس صورت حال سے نہ مٹا ضروری ہے کیونکہ بیرونی برادر است سرمایہ کاری و سطمدت میں ملک کی اپنی اشیا سازی اور برآمدات کی میں بڑھانے کی صلاحیت سے داخلی طور پر مربوط ہے۔ چنانچہ ملک میں مزید بیرونی برادر است سرمایہ کاری لانے اور قائم رکھنے کے لیے اصلاحاتی کوششوں کو ترجیح دینے کی ضرورت ہے۔

اسی حوالے سے محاصل کی نمایاں نموکے طفیل بنیادی بجٹ کافاً ضل حوصلہ افزرا ہے۔ جب ایف بی آرنے قبل ازیں دی گئی رعایات ختم کیں، نئی لیویز عائد کیں اور خصوصاً شعبہ توatalی میں قیمتیں میں اضافے سے فالنہ اٹھایا تو ملکی ٹیکس وصولی مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی سے اب تک کی بلند ترین سطح پر بہنچ گئی۔ تاہم محاصل کے مجموعی اهداف حاصل نہ ہو سکے جس کا بنیادی سبب ملکی درآمدات میں نمایاں سکڑاؤ ہے جو محاصل کی وصولی میں بڑا حصہ ڈالتی ہیں۔ ان حالات سے ٹیکس بنیاد کو وسیع کرنے اور معیشت میں دستاویزیت بڑھانے کی کوششیں تیز کرنے کی گنجائش ظاہر ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ مالیاتی اور ٹیکس حکام کے درمیان رابطہ کاری بھی بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ اخراجات کی نموکو موقع محاصل سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔

حقیقی شعبے کو بھی طویل مدتی دشواریوں کا سامنا ہے خصوصاً زرعی شعبے میں۔ مثال کے طور پر فصلوں کی یافت کم اور پانی کی دستیابی محدود ہے۔ ماحولیاتی تبدیلی جیسے اضافی مسائل ابھر رہے ہیں اس لیے پیداوار کی بیرونی عوامل کا مقابلہ کرنے کی البتہ کم معلوم ہوتی ہے۔ اس سال بھی کپاس کی فصل ناساز گار موسیم، پانی کی کم دستیابی اور وباً حملوں کا شکار ہوئی۔ چنانچہ مالی سال 20ء میں گندم اور گلہ بانی کے حوصلہ افزار امکانات کے باوجود کپاس کی پیداوار میں کمی زراعت کی کار کردگی کو متاثر کرے گی۔

جبکہ مہنگائی کا تعلق ہے، شہری اور دیگر دونوں علاقوں میں مالی سال 20ءے کی پہلی ششماہی کے دران قوزی مہنگائی مسحکم رہی ہے جس سے استحکام کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے اثر کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم مہنگائی کا مصدر باہمیت نہیں ہوا کہ بڑھتی ہوئی عمومی مہنگائی کو روک سکے جس میں زیادہ تر غذائی گرفتاری کا کردار تھا۔ اس طرح عمومی مہنگائی نے توڑی مہنگائی میں استحکام کا اثر زائل کر دیا اور اعتدال صارف (جو مالی سال 20ءے کی پہلی ششماہی میں کم رہا) نومبر 2019ء میں آئی بی اے ایس بی پی اعتدال صارف سروے میں مزید کم ہو گیا۔ تاہم پالیسی سازوں نے مستقبل میں مہنگائی کے راستے پر ان غذائی دھچکوں کے صرف عارضی اثر کی پیش بینی کرتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی کے ستمبر اور نومبر 2019ء کے فیصلوں میں پالیسی ریٹ کو تبدیل نہیں کیا۔ تاہم یہ تسلیم کیا گیا کہ اگر یہ دھچک مہنگائی میں مسلسل اضافو پر (جیسے ماہ بہ ماہ بیانیا پر) منتقل ہوئے تو مہنگائی کی توقعات مضبوط ہو سکتی ہیں۔

چنانچہ پائیدار بیناد پر استحکام کو کامیاب کرنے کے لیے موجودہ کوششوں کے ساتھ مزید ساختی اصلاحات کی جانی چاہئیں۔ عملًا استحکام سے نمو کی طرف جانے کے لیے پالیسی میں زیادہ گفرانی اور قوت درکار ہے۔ اس حوالے سے ماضی میں اسٹیٹ بینک کی رپورٹوں میں دی گئی کئی دیگر سفارشات کے علاوہ زیر نظر پورٹ کے مطابق جس شعبے پر پالیسی سازوں کی فوری توجہ درکار ہے وہ ملکی معیشت میں مسابقت کی ناقص کیفیت ہے۔

اس تناظر میں اس رپورٹ کے خصوصی سیکھن میں ملک میں مسابقت کی موجودہ کیفیت کو جانچا گیا ہے اور معیشت میں اقتصادی نمواں اور زرخوں کے استحکام کے حصول کے مسابقات کی اہمیت اجاگر کی گئی ہے۔ مؤخر الذکر زری پالیسی کے نقطہ نظر سے بطور خاص اہم ہے کیونکہ دنیا بھر کے مرکزی بینک اپنے اہم مقاصد میں قیتوں کے استحکام کو ہدف بنانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس سیکھن میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں مجموعی مسابقتی ماحول پیدا اوار میں اضافے اور نمو کے لیے سازگار نہیں رہا ہے۔ اس تناظر میں معیشت کے ضوابطی ڈھانچے کے لیے از سر نو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ سرکاری شعبے کا کردار بھی عموماً ساختی اصلاحات کے ذریعے مارکیٹ کی ناکامیوں سے منٹھنے اور کاروباری اداروں کو وسیع تر ادارہ جاتی مدد فراہم کرنے تک محدود رہنا چاہیے۔ جب مارکیٹ کی ناکامی کی صورت میں سرگرمی کو تحریک دینے کے لیے ہدفی اقدامات کرنا ناگزیر ہو جائے تو اس امر کو یقینی بناتا ہو گا کہ یہ اقدامات راستہ ہو جائیں۔

## 1.2 معماشی منظر نامہ

پاکستان میں کورونا وائرس کے افکیش سامنے آنے سے پہلے ملک کی معیشت بحران سے منٹھنے کی کیفیت سے لکنائشروع ہو گئی تھی۔ جاری کھاتے کے اعداد و شمار ہر ماہ بہتر ہو رہے تھے اور زر مبادلہ کے ذخیرہ بڑھتے جا رہے تھے۔ علاوہ ازیں عمومی مہنگائی کے اگلے 24 ماہ کے دران 7 فیصد کے وسط مدتی ہدف پر واپس جانے کی توقع تھی۔ تاہم اس سال کے حقیقی جی ڈی ہدف 4.0 فیصد کے حصول کا امکان نہ تھا

کیونکہ شعبہ زراعت کی کارکردگی توقعات سے کم تھی جبکہ ایل ایس ایم میں برآمدات کی بنابر نو ملکی مدد کیت کی دھمی سرگرمی کی تلاشی کرنے کے لیے ناقابلی تھی۔ المذکوری سال 20ء میں جو ڈی پی نوکے اسٹائیٹ بینک کے تجربے پر نظر ثانی کر کے اسے 3.0 فیصد کردار یا گیا تھا جبکہ پہلے سال یہ 3.3 فیصد تھا۔ امکان ہے کہ ان تجربیوں میں مزید کمی ہو گی۔ لیکن وسیع تر تناظر میں جڑوال خسارے کے قدرے قابو میں ہونے، ایف اے ٹی ایف کے محاصر پر حوصلہ افزایش رفت، کریٹرینگ ایجنسیوں کی جانب سے مستحکم منظر نامہ سامنے آنے اور آئی ایم ایف پرو گرام کی بنابر اعتماد کی وجہ سے پاکستان کی معيشت بہتر ہونے لگی تھی۔ تاہم اب یہ خوش امیدی کو رومناوارس کے عالمی اور ملکی پھیلاؤ سے پیدا ہونے والے خطرات کی زد میں ہے۔

#### کرونا وائرس کی وبا

چین کے شہر ووهان سے آنے والا نوول کرومناوارس زیر نظر پورٹ کی تحریر کے وقت 212 ممالک تک پھیل چکا ہے اور دنیا بھر میں لگ بھگ 1.4 ملین لوگ اس سے متاثر ہو چکے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت نے اسے عالمی و باقرا دریا ہے اور ملکوں پر زور دیا ہے کہ اس کی روک تھام کے لیے مؤثر حکمت عملی نافذ کریں۔ متعدد ممالک اس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے پرواہیں متعطل کر چکے ہیں اور سماجی دوری کے لیے سخت اقدامات کر رکھے ہیں۔ تاہم اس وائرس کے مالی اثرات پہلے ہی بہت زیادہ ہیں اور معاشری اثرات سامنے آ رہے ہیں۔

ابتداء میں وائرس کی وجہ سے پیدا ہونے والی گھبراہٹ نے سعودی عرب اور روس کے درمیان خام تیل کے معاملے پر کشیدگی سیست دنیا کی سرمایہ اور اجنبی مارکیٹوں کو ہلاکر کر دیا ہے۔ میان الاقوامی کساد بازاری اور کشیر سد کے خوف کے باعث خام تیل کی عالمی قیمتیں 21 سال کی پست ترین سطح پر پہنچ گئی ہیں۔ طلب کے نقطہ نظر سے ٹیکتوں پر خاص اثر چین کی وجہ سے آیا جو کو ڈی 19 کا صل مرکز تھا جہاں 2020ء کے پہلے دو ماہ کے دوران صنعتی سرگرمیوں میں 13.5 فیصد کی کمی ریکارڈ کی گئی (اگرچہ مارچ 2020ء میں کچھ بحالی ریکارڈ کی گئی)۔<sup>1</sup> اس کے علاوہ عالمی ہوا بازی، گازیوں، سیاحت اور توانائی کو در پیش اچانک شٹ ڈاؤن کی وجہ سے ان شعبوں میں کمزوریاں بڑھ گئی ہیں۔ دیگر شعبوں میں بھی خودہ فروشوں کے شعبے میں کم خریداری، غیر فروخت شدہ انوٹری اور رسیدی زنجیر میں تعطل کے باعث دباؤ پیدا ہو رہا ہے۔ گو کہ عالمی بینکاری صنعت میں سیاست کے بہترین فریز (جن کو حالیہ اعلان کردہ مانیٹری تحریک کے پیکیجز سے مدد ملی) سے ابھی تک مالی پریشانی سے بچنے میں مدد ملی ہے۔

<sup>1</sup> مأخذ: چین کا قومی دفتر شماریات۔

نتیجے کے طور پر جمیع عالمی معاشی منظر نامہ انتہائی غیر تلقین اور وبا سے پہلے کے تھیوں کے مقابلے میں واضح طور پر دھیما ہے جبکہ لاک ڈاؤن کے سبب ملاز میں کی چھانٹی میں اضافے کا خدشہ ہے۔<sup>2</sup> اوسی سی ڈی، ایشیائی ترقیاتی بینک اور آئی ایف سب نے عالمی معیشت کے لیے اپنے نمو کے تخمینے کم کر دیے ہیں۔ حکومتوں اور مرکزی بینکوں نے اپنی روایتی ٹول کٹس کا استعمال کیا ہے: پیشتر ابھرتی ہوئی معیشتوں جیسے بھارت، انڈونیشیا، ملائیشیا، فلپائن، جنوبی افریقہ اور ویتنام نے شرح سود کم کر دی ہے۔ فیڈرل ریزرو نے شرح سود صفر کر دی ہے اور مقداری زمی کا ایک پرو گرام (جس کی ابتدائی ایت 700 ارب ڈالر ہے) متعارف کر لیا ہے۔ یورپی مرکزی بینک نے بھی یورپی یونین کی معیشتوں کو سہارا دینے کے لیے اسی طرح کا 2020 ارب ڈالر کا ایک پرو گرام شروع کیا ہے۔ بعد میں فیڈرل ریزرو اور یورپی مرکزی بینک دونوں نے بازار کی خریداری کے ان پرو گراموں پر مسئلہ حد و ہڑا دی۔ بعض ممالک میں یوروزگاری کے فوائد میں اضافہ کیا جا رہا ہے نیز نقدر امدادی جارہی ہے جبکہ منتخب ٹیکس رعایات کی بھی پیشکش کی گئی ہے۔

پاکستان کو دیکھیں تو وزیر نظر تحریر کے وقت کو ڈی 19 کے مصدقہ کیسہر کی تعداد 4400 سے تجاوز کر چکی ہے جن میں ابتدائی انٹیکشن اور ثانوی پھیلاؤ دونوں شامل ہیں۔ انٹیکشن میں اضافے کو کم سے کم کرنے کے لیے حکومت نے ملکی اور بین الاقوامی پروازیں محظل کر دی ہیں اور سرحد پار نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کی ہیں۔ مزید یہ کہ صوبائی حکومتوں نے مختلف علاقوں میں لاک ڈاؤن کیا ہے اور صرف انتہائی ضروری شعبوں جیسے صحبت میں بلا قطع آپریشن کی اجازت دی ہے۔ سماجی ایجاد کے پیشتر مقامات جیسے سماجی ادارے، شپاگ سینٹر، تھیٹر اور اور ریستوران وغیرہ بند کر دیے گئے ہیں جبکہ پبلک ٹرنسپورٹ شمول آن لائن خدمات محظل کر دی گئی ہے۔ مالی اداروں، فیکٹریوں اور کاروباری اداروں کے پیشتر ملاز میں جہاں ممکن ہے گھر بیٹھ کر کام کر رہے ہیں اور صرف انتہائی ضروری اسٹاف کو جائے ملازمت پر آنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ان تمام اقدامات سے ملکی معاشی سرگرمیاں اور صارفی طلب کمزور ہو گی۔

مزید برآں، عالمی معاشی ست روی کے اثرات بھی خاص ہو سکتے ہیں۔ ثابت پہلو یہ ہے کہ تیل کی عالمی قیمتوں میں نمایاں کمی سے پاکستان کو، جو تیل کا خالص درآمد کنندہ ہے، فائدہ ہو گا۔ اس سے اسٹیٹ بینک کی ارزانی کی کوششوں میں مہنگائی میں اعانت کے علاوہ درآمدی بل اور جاری کھاتے کا خسارہ مزید کم ہو گا۔

<sup>2</sup> امریکہ کے لیبر شماریات کے دفتر کے مطابق (28 مارچ 2020ء کو ٹائم ہونے والے) ایک یونٹ میں 6.6 ملین افراد کی ریکارڈ تعداد نے یوروزگاری انٹرنس کے دعوے دائرے کے جو ”موکی مطابقی“ سیریز کی تاریخ میں موکی طور پر مطابق بنائے گئے ابتدائی دعووں کی بلند ترین سطح“ ہے۔ یہ اضافہ پہلی یونٹ دائرہ کردہ 3.3 دعووں کے علاوہ تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ دو یونٹ کے عرصے میں اگلے بھگ دس ملین افراد کو یوروزگاری کا سامنا تھا۔

تاہم متفق پہلو یہ ہے کہ یورپ اور شمالی امریکہ میں وائرس کی وبا اور اس کے بعد لاک ڈاؤن کے پاکستان کی برآمدات پر متفق اثرات پڑیں گے۔ ملکی برآمد کنندگان پہلے ہی برآمدی منڈیوں میں خود فروخت کی کمی اور بندرگاہوں اور جہاز زرانی کی سرگرمیاں محدود ہونے کے ساتھ آڑورز کی منسوخی سے متنبہ کر رہے ہیں۔ ان حالات میں برآمد کنندگان کو کچھ عرصے کے لیے نقد کی سخت کمی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اس دوران اہم ممالک سے آنے والی ترسیلاتِ زرآئندہ مہینوں میں عارضی طور پر گھٹ سکتی ہیں جبکہ ملکی کھپت میں وقت کی اسکتی ہے۔ مالی منڈیاں بھی شدید باؤ میں آگئی ہیں۔ ملکی سرمایہ کاروں کے علمی و باکی صورت حال میں محتاط ہونے کی بنا پر ایکوئی مارکیٹ سب سے زیادہ متاثر ہوئی۔ کارپوریٹ شعبہ پہلے ہی پست طلب اور کم مارجنس سے نمٹ رہا تھا جن کے ساتھ اب کوڈ 19 سے متعلق غیر یقینی کیفیت بھی شامل ہو گئی ہے۔ قرضہ مارکیٹ کو بھی فروخت کے دباؤ کا سامنا ہا کیونکہ بیرونی سرمایہ کاروں نے مارچ 2020ء میں ٹی بل سرمایہ کاریوں سے 1.7 ارب ڈالر سے زائد رقم نکال لی جس سے بازار مبالغہ میں قیمت کی کمی کا دباؤ بڑھا۔

اس مرحلے پر یہ بات اہم ہے کہ کورونا وائرس کی وبا سے متعلق صورت حال انتہائی سیال اور غیر یقینی ہے۔ حکومت تیزی سے نئے اجرستے ہوئے حالات کے مطابق اقدامات کر رہی ہے۔ پھیلاوہ کو روکنا اور مراقبوں کے ٹیسٹ اور علاج کی بھرپور سہولتوں کو یقینی بنانا حکومت کی اولین پالیسی ترجیح ہے۔ غذائی تحفظ کو یقینی بنانا ایک اور اہم ایجاد ہے جس پر حکومت فعال اور محتاط انداز میں عمل کر رہی ہے۔ مزید برآں، دہائی دار مزدوری اور بر طرف شدہ ملازم میں پرلاک ڈاؤن کے اثرات کو کم کرنے میں مدد دینے کے لیے سماجی تحفظ کے نظام کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ یقیناً ان سب اقدامات کے لیے بھاری مالیاتی اخراجات درکار ہوں گے۔ قدرے حال میں حکومت نے 1.2 تریلیون روپے کے معاشری ریلیف پیکچ کا اعلان کیا ہے جس میں بیٹرویم کی ملکی قیمتوں میں بڑی کمی، دہائی پر کام کرنے والے کارکنوں کے لیے وظائف اور احساس پر گرام کے دائرہ کار اور نقد مدد میں اضافہ، ایف بی آر کے برآمدی ریفتڈ زکافوری اجر، یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی کی تاریخ میں توسعہ اور یوٹیلٹی اسٹورز کارپوریشن کے لیے مختلف قوم میں اضافہ شامل ہیں۔

جبکہ اسٹیٹ بینک کا تعلق ہے، اس نے کورونا وائرس کی وبا کے معیشت پر اثرات کو کم سے کم کرنے کے لیے اہم اقدامات کیے ہیں۔ آٹھ دن کے اندر اندر (17 مارچ 2020ء) زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 225 میس پوائنٹ کی کی۔ مزید یہ کہ کوڈ 19 کے پھیلاوہ کی اس صورت حال میں مالی خدمات تک عموم انسان کی رسانی کو آسان بنانے کے حوالے سے اسٹیٹ بینک نے کئی اقدامات کا اعلان کیا ہے، برآمد کنندگان کے لیے طریقہ کار آسان بنایا گیا ہے اور برآمد کنندگان اور بینکوں کو ان کے مالی گوشواروں پر وبا سے پڑنے والے نقصانات کو درج کرنے کے حوالے سے رعایتیں دی گئی ہیں (باکس 1.1)۔

#### پاکس 1.1: کورونا وائرس کی دبائے اخوات کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بیک کے اعلان کردہ حالیہ اقدامات

- 1۔ کوڈ 19 کا مقابلہ کرنے کے لیے ری فائل سہولت (RFCC): کورونا وائرس کا سراغ لگانے، محدود کرنے اور علاج کے آلات کی خیداری پر اپتاں اور طی مراکزی سہولت کے لیے اسکیم کا مجموعی جم 5 ارب روپے ہے۔
- 2۔ کورونا وائرس سے متعلق درآمدات پر ٹکٹی ادا میگی کی حدود کا خاتمہ: اسٹیٹ بیک نے وقتی اور صوبائی حکومت کے تمام مجموعوں، سرکاری و نجی اپتاں اور فلاجی اداروں، اشیا سازوں اور تجارتی درآمد کنندگان کو کوڈ 19 کے علاج کے لیے طی آلات، ادویات اور دیگر متعلقہ اشیا کی درآمد پر کسی حد کے بغیر ایذا و انس پیمنٹ امپورٹ اور اپورٹ آن اپن اکاؤنٹ کی اجازت دی ہے۔
- 3۔ قرض لینے والوں کو قرضے دلانے کی سہولت اور قرض کی ادا میگی کے نظام الادارات میں فرمی: اسٹیٹ بیک نے کیپٹل کنزرویشن بفر کو 2.5 فیصد کی موجودہ سطح سے کم کر کے 1.5 فیصد کر دیا ہے۔ اس سہولت سے بینکوں کے پاس قابل ترضہ رقم میں لگ جگ 800 ارب روپے کا اضافہ ہو جائے گا۔ مزید یہ کہ صارف قرضوں کے لیے قرض کے بوجھ کا تناسب 50 فیصد سے بہتر بنائے 60 فیصد کر دیا گیا ہے جس سے تو قع ہے کہ تقریباً 2.3 ملین افراد کو بینکوں سے مزید قرض لینے میں مدد ملے گی۔
- 4۔ قرض لینے والوں کے مالی مسائل کو کم کرنے کے لیے بینکوں کو بہلات کی گئی ہے کہ اصل رقم کی واپسی کو ایک سال کے لیے موخر کر دیں جس کے قرض لینے والوں کی کریڈٹ ہسٹری پر کوئی منفی اثرات نہیں ہوں گے۔ جن قرض گیروں کے مالی حالات واپسی کی مدت میں ایک سال کی توسعے سے زیادہ یعنی فیض کے مقاضی ہیں ان کے لیے اسٹیٹ بیک نے قرضوں کی ری اسٹر کچر نگ مری شیڈ و نگ کے ضوابطی پیمانے نرم کر دیے ہیں۔ جو قرضے واپسی کی تاریخ کے 180 دن کے اندر ری شیڈ و ل کر دیے جائیں گے انہیں نادہندہ شمار نہیں کیا جائے گا اور بینکوں پر یہ لازم نہ ہو گا کہ وہایے قرضوں کے عوض وصول نہ ہونے والے مارک اپ کو معطل کریں۔ علاوہ ازیں ”زیریڈ بلر“ کی زمرہ بندی کے وقت میں بھی توسعے کر دی گئی ہے اور اسے 180 دن سے پڑھا کر 365 دن کر دیا گیا ہے۔
- 5۔ ای ایف ایس اور ایلٹی ایف ایف کے لیے برآمدی کا رد گی کا رد گی کی مدت میں توسعے: رعایتی قرضہ اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والے برآمد کنندگان کو ای ایف ایس کے تحت قرض لینے کے چھ ماہ کے اندر اپنا سامان روانہ کرنا ہوتا ہے۔ ناکامی کی صورت میں جمانے عائد کیے جاتے ہیں۔ اس مدت کو چھ میہین سے بڑھا کر بارہ میہین کر دیا گیا ہے۔
- 6۔ برآمد کنندگان کے لیے آخر جون 2020ء تک ای ایف ایس کے تحت کار کرد گی کا مظاہرہ کرنا ضروری تھا۔ اس مدت میں چھ ماہ کی توسعے کر دی گئی ہے اور اسے آخر دسمبر 2020ء کر دیا گیا ہے۔ چونکہ اضافی مدت نئی حدود کے تین میں شمار نہیں کی جائیں گی اس لیے اس سے برآمد کنندگان کو مالی سال 21ء کے لیے پہنچ حدود حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔
- 7۔ طویل مدتی لاکاری سہولت (ایلٹی ایف ایف) کے تحت قرضہ حاصل کرنے کے خواہاں برآمد کنندگان کے لیے لازم ہے کہ ان کی برآمدات مجموعی فروخت کے 50 فیصد یا 5 ملین ڈالر کے مساوی ہوں۔ کم جوہری 2020ء سے 30 نومبر 2020ء کے دوران ایلٹی ایف ایف کے تحت تمام قرضوں کے لیے یہ حد کم کر کے 40 فیصد

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

یا 4 میں ڈال رکر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ایل فلٹ ایف کے حصول کے لیے چار برسوں کے لیے سالانہ تین شدہ برآمدی کا درکردگی کی شرط میں ایک سال کی توسعہ کر دی گئی ہے۔

5۔ برآمدی آمدی کی وصولی اور ایڈوانس پیمنت کے تحت سامان کی آمد میں توسعہ: اسٹیٹ بینک نے کیس ٹو کیس بنیاد پر جہاں تاخیر کو ڈوڈ 19 کے باعث ہو، بنیکوں کو برآمدی آمدی کی وصولی کی مدت کو 180 دن سے بڑھا کر 270 دن کرنے کی اجازت دی ہے۔ درآمد کنندگان کو سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں ایڈوانس پیمنت کے عوض سامان کی درآمد کا وقت 120 سے بڑھا کر 210 دن کر دیا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے بعض شرائط کے ساتھ برآمد کنندگان کو اجازت دی ہے کہ وہ کسی حد کے بغیر اپنی برآمدی کھیپ کی شپنگ دستاویزات برداشت اپنے غیر ملکی خریداروں کو سمجھ سکتے ہیں۔ قبل ازیں برآمد کنندگان کو 100,000 ڈالر ایڈ مگر کرنے والوں میں اسی مالیت تک کی برآمدی کھیپ غیر ملکی خریداروں کو برداشت سمجھنے کی اجازت تھی۔

درآمد کنندگان کے لیے اسٹیٹ بینک نے اشیا ساز اور صنعتی اداروں اور خام مال کی درآمد کے لیے کمرشل درآمد کنندگان کی جانب سے ایڈوانس پیمنت کے لیے 10 ڈالر فی انوائیں کی موجودہ حد بڑھا کر 25,000 ڈالر کر دی ہے۔

6۔ زر مبادلہ سے متعلق کیسوں کی اسٹیٹ بینک کا ایکٹر ایک طریقے سے پیش کاری: اسٹیٹ بینک نے بنیکوں کے لیے ضوابطی منظوری کا نظام (آرے ایس) افیال کیا ہے جس کے ذریعے وہ شعبہ زر مبادلہ آپریشنز (ایف ای اوڈی) اور شعبہ مبادلہ پائیسی (ای پی ڈی) کو زر مبادلہ آپریشنز اور پائیسی سے متعلقہ کیس ایکٹر ایک طریقے سے جمع کر سکتے ہیں۔ آرے ایس سے بنیکوں کے صارفین کو کیس پیش کرنے سے لے کر اس کی محکمل تک ای میل کے ذریعے ستم سے جزیٹ کیا ہوا اپنے اسٹیٹ اسٹیٹس وصول کرنے میں مدد ملے گی۔

7۔ ایس ایم ایز کو قرضہ: بنیکوں کو خود ایس ایم ایز کو مزید قرضے فراہم کرنے کی ترغیب دینے کے لیے 125 میل روپے فی ایس ایم ای کی موجودہ ضوابطی خرده حد کو مستقل طور پر بڑھا کر 180 میل روپے کر دیا گیا ہے۔

8۔ ایکوئیٹر کی فروخت اور بینک فانٹنگ پر مار جن کا لکی شرط: ایکوئیٹر میں تیزی سے کی کے پیش نظر فہرستی حصہ کے عوض بنیکوں کی ماکاری پر ایکوئیٹر میں تیزی سے کی کے پیش نظر فہرستی حصہ کے عوض بنیکوں کی ماکاری پر 30 فیصد مار جن کا لکی شرط کم کر کے 10 فیصد کر دی گئی ہے۔ بنیکوں کو یہ اجازت بھی دی گئی ہے کہ وہ اپنی گروپ کمنپون کے حصہ کے عوض قرض لینے والوں کو قرض دے سکیں۔ بنیکوں کو سب سے 2020ء تک مرحلہ دار اپنی ”دستیاب برائے فروخت“ کی ایکوئیٹر تکمکات پر اپنے منٹ لفڑان درج کر سکتے ہیں۔

<sup>3</sup> ای پی ڈی سے متعلق کیسوں کے لیے بنیکوں کو مزید بدلیات آنے تک سرفیس میں میل کے ذریعے دستی طور پر بھی کیس جمع کرنے ہوں گے۔

- 9۔ جو اسیم سے پاک کرنے کی نوٹ: اسیٹ بینک نے اپنے تابلوں اور کلیکلواں سے آٹھا کی جانے والی تمام نقدی کو صاف، جو اسیم سے پاک، سرمکھ اور قرضہ نظریہ کرنے اور مارکیٹ میں اسی نقدی کی گردش روکنے کے بارے میں تفصیلی بدایات جاری کی ہیں۔ بینک اپنے تابلوں سے آئے والی نقدی کو صاف کے بارے میں اسیٹ بینک کو روزانہ رپورٹ دیں گے اور بینک جتنی رقم قرضہ نظریہ کریں گے اتنی ہی بینکوں کے تابلوں میں کریڈٹ کردی جائے گی۔
- 10۔ عارضی معاشری نوماکاری سہولت (ٹی ای آر ایف) کے ذریعے اشیا سازی میں سرمایہ کاری کو متحرک کرنا: نئے صنعتی یومنوں کے قیام کے لیے اسیٹ بینک آخری صارف کو 10 سال کے لیے 7 فیصد کی زیادہ سے زیادہ شرح پر مالکاری فراہم کرنے کے لیے بینکوں کو نوماکاری کے لیے اسکیم کا جمیع جم 100 ارب روپے ہے جس میں فی منصوبہ قرض کا جم 5 ارب روپے ہو گا۔ بینک کے شبے کے سواتامن اشیا ساز صنعتیں اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ اس کے لیے آخر مارچ 2021 تک لیزر آف کریڈٹ (ایل ای) کا گولناہ ہو گا۔
- 11۔ آئی بی ایف اے ٹی ایم سے رقوم کھلانے پر کوئی چار جزوں میں ہوں گے: اسیٹ بینک نے بینکوں کو آن لائن بینکاری چینلز جیسے انٹر بینک فنڈر انفر (آن لائن بی ایف)، اسیٹ بینک کے ریکل نام گراس سیلنسٹ سٹم اور اے ٹی ایم سے رقوم کھلانے پر تمام چار جزوں کی پورت کی ہدایت کی ہے۔
- 12۔ صارفین کے لیے عمومی سہولتیں: بینکوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ایسے کاروباری طریقہ ہائے کارپناہیں کہ صارفین کو بینک برائیوں میں کم آنپڑے اور صارفین اور بینک کے اسٹاف کے درمیان رابطہ کاری کا وقت کم سے کم ہو۔ ان بدایات میں وہ طریقہ ہائے کار شامل ہیں جہاں صارفین کی بایو میٹرک قدمیں کی ضرورت ہوتی ہے جیسے اکاؤنٹ کھولنا اور برائی لیں بینکنگ کی لین دین۔ بینکوں کو برائیوں میں صارفین کی آمد و رفت کرنے کے لیے متبادل ڈیلوری چینلز (آن لائن بینکنگ، اے ٹی ایم وغیرہ) کو فروغ دینے کی بھی ترغیب دی گئی ہے۔ اسیٹ بینک نے بینک بینک کے طریقہ کار میں بھی سہولت دی ہے اور بینکوں کو ڈائریکٹ چیک ڈپاٹ فیساٹی فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے جس کے تحت وہ شخص جس کے نام چیک ہو کر اس چیک اپنی بینک برائیوں کے بجائے (جیسا کہ موجودہ طریقہ ہے) براہ راست ادا ہیگی کرنے والے بینک میں جمع کر سکتا ہے۔ بینکوں کو بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ (کارپوریٹ اور تجارتی صارفین کے لیے) مناسب چھان بین کے بعد چیکیوں کی اسکیم کی ہوئی نقول پر وسیک کریں اور صارفین کے ایڈریس پر جا کر چیک لے لیں۔

### 1.3 رپورٹ کا خلاصہ حقیقی شعبہ

بھیثیتِ جمیع مالی سال 20ءے کی پہلی ششماہی کے دوران حقیقی معاشری سرگرمی کسی قدر دھیکی تھی۔ خاص طور پر صنعتی شبے معاشری استحکام کے جاری اقدامات سے متاثر ہوا۔ تاہم کئی شبے معاشری ست روی کے اثر سے منٹھنے میں کامیاب ہو گئے اور ان میں ٹھوس کارکردگی دیکھی گئی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سرگرمی اپنی پست ترین سطح تک پہنچ چکی ہے۔ اس کی ایک مثال کھاد کا شبے ہے۔ گذشتہ سال، یوریا بنانے والے چھوٹے یونٹ مالی سال 19ءے کی پہلی ششماہی کے دوران تین مہینے کے لیے غیر فعل رہے تھے۔ تاہم اس سال یہ چھوٹے یونٹ پوری

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

پہلی ششماہی میں فعال رہے جس سے پیداوار میں سال بسال نمو ہوئی۔ مزید یہ کہ رواد مدت میں سینٹ اور ٹیکسٹائل کی صنعتوں میں برآمدات کی وجہ سے بلند نمو پائی گئی۔ ایں ایس ایم پر مخفی اثر گاڑیوں کی شعبے کی پیداوار میں کمی سے آیا جبکہ بقیہ اثر پیڑو لیم اور فولاد کی بناء پر تھا۔

زراعت کے لیے ابتدائی تجھیئے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ گندم کے زیر کاشت رقبے میں کچھ بہتری کے باوجود کپاس کی پیداوار میں کمی اور گنے اور کپاس کی فصل کی معمولی نمو والی سال 20ء کے دوران اس شعبے کی نمو کو محدود کر سکتی ہے۔ گذشتہ برس کی نسبت گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور خام مال کی دستیابی بھی ریج کے موسم میں بہتر تھی۔ تاہم گندم کا زیر کاشت رقبہ اس کے باوجود والی سال 20ء کے ہدف سے نیچے رہا۔

شعبہ خدمات میں تھوک اور خروجہ تجارت کے پر اکسی اظہار ہے، جیسے ایں ایس ایم، قرض کا شعبہ جاتی استعمال اور درآمدات کی نمو سرگرمی کے مدھم ہونے کا اشارہ دیتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ کے ذیلی شعبے سے بھی اسی طرح کی تصویر ابھرتی ہے جس کا اندازہ والی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں نمایاں کمی اور پیڑو لیم مصنوعات کی پست شعبہ وار فروخت سے ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں ٹیلی کیونی کیشن کے ذیلی زمرے نے ظاہر بہتر کار کر دیکھائی۔ سیلوار ٹیلی ڈینسٹی میں مزید بہتری آئی اور موبائل فون کی درآمدات 69.2 فیصد بڑھ گئیں۔ اس دوران مالیات اور بینے میں بیکاری شعبہ کا بعداز ٹیکسٹ منافع ایک سال پہلے کی نسبت والی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 21.0 فیصد بڑھ گیا۔

مہنگائی اور زدی پالیسی مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کا دباؤ بڑھتا رہا، عمومی گرانی 11.1 فیصد بڑھ گئی جبکہ سال کی اسی مدت میں 6.0 فیصد تھی جس کی بنیادی وجہ غذا کی مہنگائی میں تیزی سے اضافہ ہے۔ اس رجحان کوئی عوامل سے منسوب کیا جائی جسے تلف پذیر اشیا کی فراہمی میں عارضی رکاوٹیں، نقل و حمل کی بلند لაگت اور خوردنی تیل اور چینی سمیت کچھ کم کی اہم اشیا پر سیلز ٹیکسٹ ریٹ۔ اس کے مقابلے میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی طلب کم ہونے کی بنا پر گھٹ گئی۔ یہ نہ صرف تقریباً گذشته سال کی سطح پر رہی بلکہ والی سال 20ء کی دوسرا سہ ماہی میں پچھلی سہ ماہی کی نسبت کم ہو گئی۔

المذاہب جائزہ مدت کے دوران مہنگائی میں اضافے کے باوجود والی سال 20ء میں اوسط عمومی گرانی کے لیے اسٹیٹ بینک کی پیش گویاں تبدیل نہیں ہوئیں اور 11 سے 12 فیصد پر رہیں۔ علاوہ ازیں ملک کی توازن ادا بیگنگی کی صورت حال میں نمایاں بہتری (جس کے نتیجے میں پاکستانی روپے کی قدر بھی بڑھی) اور مالیاتی انتظام کی کوششوں سے حکومت کی مجموعی وابستگی نے بھی مختصر مدت کے مہنگائی کے منظر نامے

کو مسحکم کرنے میں کردار ادا کیا۔ اس لیے اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کمیٹی نے نومبر 2019ء کے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو تبدیل نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ درمیانی مدت میں مہنگائی کو 5 تا 7 فیصد ہدف کی حدود میں لانے کے لیے کمیٹی کو موجودہ ریٹ مناسب معلوم ہوا۔

جبکہ زری پالیسی کے نفاذ کا تعلق ہے، میں الینک شیبیہ شرحوں کو ٹارگٹ ریٹ سے قریب رکھنے میں کم مداخلتیں درکار تھیں۔ مزید برآں، مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پچھلی سہ ماہی کی نسبت شیبیہ شرح ہائے سود میں کم تغیر پذیری دیکھی گئی۔ جدوں بینکوں کو حکومت کی جانب سے خالص واپسی سے سیالیت میں بہتری آئی کیونکہ حکومت کو مالی سال 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران یہ وہی اور نان بینک ذرائع سے زیادہ ماکاری موصول ہوئی اور اس نے اسٹیٹ بینک کے زیر تحول اپنے ڈپازٹس (کیش بفرز) بھی استعمال کیں۔

علاوہ ازیں صنعتی سرگرمیاں زیادہ تر دھمکی رہنے کی وجہ سے نجی شعبے کی جانب سے قرضے کی طلب بھی کمزور تھی۔ برآمدی شعبے کی حد تک متاخر رہے لیکن ان کی قرض گیری میں گذشتہ سال کی نسبت تھوڑا اضافہ ہی ہوا۔ بلند تر برآمدی آمدنی اور ٹکیس رینڈ کی ہمواردا، ایگلی کی وجہ سے ان شعبوں میں سیالیت بہتر رہی۔ اہم بات یہ ہے کہ غیر ملکی کرنی کے قرضوں کے حق میں بیست ترکیبی کی تبدیلی آئی جس سے شرح سود کاویساہی فرق پیدا ہوا جو اسٹیٹ بینک کی رعایتی روپی فنازنگ اسکیم کی صورت میں دستیاب تھا۔

#### مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی شعبے میں نمایاں بہتری دیکھی گئی۔ پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مالیاتی اور محصولاتی خسارے دونوں قابو میں رہے۔ جی ڈی پی کی نیصد کے لحاظ سے مالیاتی خسارہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں 2.7 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں 2.3 فیصد ہو گیا۔ بنیادی فاضل ہدف سے تجاوز کر گیا اور محاصل کی نو خاصی بلند تھی جبکہ سماجی شعبے پر خرچ اور ترقیاتی اخراجات تیزی سے بڑھے۔ محاصل کی وصولی میں اضافہ ٹکیس اور نان ٹکیس محاصل دونوں سے منسوب کیا گیا۔ پیڑو لیم مصنوعات پر جی ایس ٹی میں اضافے، ٹیلی کام خدمات پر ٹکیس کے نفاذ کے قانون، سیمنٹ اور سکریٹ پر ایکسائز ڈیوٹی بڑھائے جانے، تنخوا ہوں کے مدارج میں اضافے، بجلی کے نرخوں میں ردوداں، بعض شعبوں کے لیے ترجیحی بر تاؤ کے خاتمے اور پانچ برآمدی شعبوں کے لیے صفر ریٹنگ نظام جیسے پالیسی اقدامات نے ٹکیس وصولی بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ نان ٹکیس محاصل خصوصاً اسٹیٹ بینک کے منافع اور جی ایس ایم کی تجدیدی فیں نے بھی محاصل کی مجموعی وصولی کے لیے تحریک مہیا کی۔ تاہم درآمدی سکڑاؤ محاصل کی وصولی کو بدستور متفق طور پر منتشر کرتا رہا۔

مصارف میں جاری اور ترقیاتی اخراجات دونوں مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں تیزی سے بڑھے۔ علی الخصوص دوسری سہ ماہی کے دوران اخراجات میں تیز نمود کیجھی گئی جس نے محاصل میں اضافے کو زائل کر دیا۔ جاری اخراجات کی بلند نمو میں سودی ادا یگیوں اور

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

گرائنس کا اہم کردار تھا۔ اس کے علاوہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں صوبائی اور فاقہ سطح دونوں پر ترقیاتی اخراجات تیز رفتاری سے بڑھے جن میں اہم کردار انفار اسٹر کچر منصوبوں اور سماجی شبے پر خرچ کا تھا۔

جز و آماکاری کی کم ضروریات اور جزو امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت بڑھنے کی بنا پر سرکاری قرض جمع ہونے کا عمل قابو میں رہا۔ مزید برآں، حکومت نے اپنی ماکاری کی ضروریات پوری کرنے اور قرضے کا موجودہ اسٹاک واپس کرنے کے لیے بینکاری نظام میں موجود اپنے ڈپازٹس استعمال کیے (خصوصاً وسری سہ ماہی میں)۔ حکومت مرکزی بینکوں سے صفر قرض گیری کے عہد پر سختی سے کاربندر ہی اور اس نے کمرشل بینکوں سے (بیشتر پہلی سہ ماہی) اور قومی بچت اسکیوں کے ذمیع رقم اکٹھا کیا۔ اس دوران مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں کثیر فریقی اور کمرشل ذرائع سے نئے قرضوں، آئی ایم ایف کے قسطوں کی وصولی اور حکومتی تمکات میں بیرونی سرمایہ کاری میں اضافے کی بنا پر ڈالر میں بیرونی قرضہ 3.7 ارب ڈالر بڑھ گیا۔ سرکاری بیرونی قرض کی واپسی (اصل اور سودی ادا یگی دنوں) پر 5.9 ارب ڈالر ہو گئی۔ اصل ادا یگیوں میں صکوک (0.1 ارب ڈالر)، دو طرف اور قابل مدّت قرضوں کی واپسی میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔

## بیرونی شعبہ

بنیادی طور پر درآمدات میں وسیع البناء سکڑاؤ کی وجہ سے بیرونی کھاتے میں نمایاں بہتری نظر آئی اور جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 20ء کی پہلی ششماہی میں چھ سال کی پست ترین سطح پر چلا گیا۔ درآمدات میں کمی استحکام کے جاری اقدامات، تیل کی کم قیمتوں اور بھلی کے شعبے کے فرانس آئکل جزیش سے گریز کی وجہ سے آئی۔ خاص طور پر نقل و حمل کے شعبے میں درآمدات کی طلب کم ہی کیونکہ گاڑیاں بنانے والوں کو کاروں کی فروخت میں نمایاں کمی کا سامنا رہا۔ اس کا اثر فولاد کے شعبے پر بھی پڑا اور اس کی درآمدی فولادی اسکریپ اور تیار شدہ اشیا کی طلب گھٹ گئی۔ مزید یہ کہ غیر لازمی درآمدات کو کم کرنے اور تجارتی شرکت داروں کی جانب سے ڈپنگ کے ضوابطی اقدامات نے بھی درآمدی ادا یگیوں کو گھٹانے میں کردار ادا کیا۔

اس دوران اجتاس کی پست عالمی قیمتیں پاکستان کی اہم برآمدی مصنوعات یعنی یکٹاکل اور چاول کی ہونے والی برآمدی آمد نی کو کم کرتی رہیں جس سے برآمدی ججم میں مناسب اضافے کا اثر زائل ہو گیا۔ یکٹاکل اور چاول کے برآمد کنندگان یورپی یونین، امریکہ اور مشرق وسطی میں اپنے بار کیٹ کے حصے کو بڑھانے میں کامیاب رہے۔ کچھ عرصہ قبل کرنی کے لاتار چڑھاؤ سے برآمد کنندگان کو مشکل عالمی ماحول میں مقابلے کے قابل رہنے کا موقع ملا۔ ساتھ ہی ترسیلاتِ زبردستی رہیں اور امریکہ، برطانیہ اور سعودی عرب سے زیادہ رقم آئیں۔

مارکیٹ پر مبنی شرح مبادله کے متعارف کرائے جانے اور اس کی پائیداری کے بارے میں بیرونی سرمایہ کاروں کے تاثر سے ملک کو زیر جائزہ عرصے کے دوران بیرونی ماکاری لانے میں مدد ملی۔ بین الاقوامی مالی اداروں (بیشمول آئی ایم ایف)، کمرشل بینکوں اور جزدانی سرمایہ کاروں

کی خاصی رقوم آئیں جس سے اس مدت کے دوران قرضہ جاتی اور ڈپاٹس کی واپسی ممکن ہوئی۔ ان رقوم سے اسٹیٹ بینک کو فارورڈ مارکیٹ میں اپنے خالص شادٹ پوزیشن ختم کرنے اور اپنے ذخائر میں اضافہ کرنے کا موقع ملا، جو آخر سبتمبر 2019ء میں 11.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئے جو میں ماہ کی بلند ترین سطح ہے۔ تجھتاں کوہہ مدت کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپیہ 3.4 نیصد بڑھ گیا۔